کرو! خدا کے لیے کچھ سوچو۔

نعمت پاکستان کی قدر دانی اور حفاظت صرف تعمیل اِسلام سے ممکن ہے:

پاکستان اللہ نے ہمیں ایک نعمت کے طور پر دیا ہے، ہم جب چھوٹے چھوٹے تھے، سنتے تھے، ''پاکستان کا مطلب کیا؟ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' تو ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' کی برکت تھی کہ پاکستان بنا، اب اس کا شکر یہ ہے کہ دین کو مضبوطی سے پکڑو۔

ہمارے شیخ و مربی اور اُستاذِ محترم حضرت علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ اسی منبر پر بیٹھ کر اس وقت کے حکام سے (اُس وقت مشرقی پاکستان ساتھ تھا) فرمایا کرتے تھے کہ سیاست کا تقاضا بھی یہی ہے کہ تم دین کو مضبوطی سے پکڑو، اس لیے کہ ان دو ٹکروں کو ملانے والی سوائے اسلام کے اور کیا چیز ہے؟ ظاہری طور پر مشرقی پاکستان اتنا دور اور درمیان میں دشمن ہے، دونوں کی زبان اور ثقافت اور ہر چیز مختلف ہے، اگر کوئی ملانے والی چیز ہے تو وہ ایمان کا رشتہ ہے، یہ رشتہ جتنا مضبوط ہوگا، اتنا ہم مضبوط ہوں گے۔

میں تو کہتا ہوں کہ یہ بچا ہوا پاکستان —اس کو بھی ملانے والی جو چیز ہے وہ صرف اور صرف ایمان و اسلام ہے، اگر کامیابی اور بقا چاہتے ہو تو اسلام کو مضبوطی سے پکڑو، اللہ کی نافرمانیوں سے بچو اور ناشکری مت کرو۔

مغربی تہذیب سے اہلِ مغرب کی بےزاری:

ہمیں تعجب ہوتا ہے کہ ہر بات میں ہم مغرب کی اندھی تقلید کرتے ہیں، کیا اس میں کامیابی ہے؟ کیا اس میں ترقی ہے؟ کہ آپ کھیل کود میں اور اچھلنے کودنے میں لگ جائیں کیا یہی ترقی ہے؟ آپ کے پاس اخلاقی قدریں ہوں، ایمانی قدریں ہوں، روحانی قدریں ہوں، یہ ہے ترقی — اپنی قوم اور خود اپنے اندر یہ قدریں پیدا کرو، اُونچے اخلاق خود بھی اپناؤ اور اپنی قوم کو بھی اسی پر لگاؤ، یہ بچکانہ کھیل کود اور یہ گانا بجانا، میراثی، نائی یہ ترقی کی علامتیں نہیں ہیں، ہم سے زیادہ وہ لوگ اس کے اندر آگے ہیں، لیکن جو قوم اور طبقہ وہاں پر بھی، گانے بجانے، کھیل کود میں لگا ہوا ہے، وہ ان کے لیے وبالِ جان بنا ہوا ہے۔ پچھلے دنوں میں ایک مضمون پڑھ رہا تھا، وہاں کے ایک کالم نویس لکھتے ہیں کہ:

''ان کو شوٹ کر کے ختم کر دو، یہ گندی نسل ہے، ہمارے لیے وبال بنی ہوئی ہے۔''

افسوس کہ ہم چاہتے ہیں وہ گندگی یہاں بھی شروع کر دیں، قرآن کریم نے بنی اسرائیل کو یہ یاد

دلایا ہے کہ اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ فرعون کی غلامی سے تمہیں نجات دلائی، فرعون تمہارے بچوں کو ذبح کرتا تھا، تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑتا تھا، تمہاری بڑی آزمائش تھی، اللہ کا شکر ادا کرو، اللہ نے ہمیں بھی آزادی دی، ہم استعمار کے غلام تھے، اللہ نے ہمیں آزادی دی، آزادی کا تقاضا یہ ہے کہ ہمارے قومی دن کی ابتداء شکر سے ہو، دو رکعت نماز پڑھ کر شکر ادا کرو، اللہ کا شکر ادا کرو، لیکن آج ہم آنکھیں بند کر کے اس یورپ کی گندی تہذیب کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں، جب نیا سال شروع ہوتا ہے، رات کے بارہ بجے وہی ناچ گانا، ناچ گانا، یہ کون سی ترقی ہے، خدا سے ڈرو، کہیں خدا کا عذاب نہ آجائے، تمہاری وجہ سے پوری قوم پر عذاب آئے گا، اللہ نہ کرے، اس میں کون سی اونچائی والی بات ہے۔

ایک حاکم کی صحیح سوچ اور فکر کیا ہو؟:

ایک حاکم کا بہت اُونچا دماغ ہونا چاہیے، وہ حاکم اُمت کے بارے میں سوچے، اُس کے اخلاق اَچھے ہوں، اُس کے اَعمال اَچھے ہوں، آج پورا ملک بدامنی میں گھرا ہوا ہے، نہ کسی کی جان محفوظ ہے، نہ مال محفوظ، نہ عزت محفوظ، تم حکومت کرنے میں ناکام ہو چکے ہو، قوم کی جان، مال، عزت وآبرو کی تمہیں کوئی فکر نہیں ہے، فکر ہے تو اس بات کی کہ تم پتنگ اُڑاؤ، ناچو، گاؤ، اس سے تم ترقی کرو گے؟ ایک مسلمان حاکم کی سوچ کتنی اُونچی ہوتی ہے، اس پر ایک مثال دے کر بات ختم کرتا ہوں:

غالباً ہارُون رَشید کا وَاقعہ ہے، پوری اِسلامی دُنیا کا حکمران، اُن کے دَربار میں ایک شخص آتا ہے، کہتا ہے، اَمیر المؤمنین! ایک کرتب جانتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ وہ کرتب آپ کے سامنے آپ کو دِکھاؤں، وہ کرتب یہ ہے کہ میرے پاس ایک سو سوئیاں ہیں، ایک سوئی کو زور سے زمین پر میں یوں پٹختا ہوں، وہ کھڑی ہو جاتی ہے، دُوسری کو مارتا ہوں اُس کے سورَاخ میں چلی جاتی ہے، تیسری اُس کے سورَاخ میں، اِسی طرح کرتے کرتے سو کی سو سوئیاں، ایک دُوسرے کے سورَاخ میں چلی جاتی ہیں اور سوئیوں کا اِس طرح ایک درخت بن جاتا ہے، دیکھا جائے تو وَاقعی یہ بڑی مہارَت کی بات ہے، اَمیر المؤمنین نے اِعلان کیا کہ ایک سو دِینار اِسے اِنعام دِیا جائے، وہ آدمی بڑا خوش ہوا کہ میری قدر ہوئی ہے، تھوڑی دیر کے بعد دُوسرا اِعلان کیا کہ اِس کو ایک سو دُرّے بھی لگاؤ، وہ شور کرنے لگا، رونے لگا اور کہنے لگا کہ اَمیر المؤمنین! میں نے کیا قصور کیا؟ اَمیر المؤمنین نے جواب دِیا کہ اِنعام تو اِس لیے دِیا کہ وَاقعی تو نے اِس میں محنت کی ہے، لیکن سو کوڑے اِس لیے لگوائے کہ تیری اِس ساری محنت سے اُمت کو کیا فائدہ؟ بے کار اور فضول کام میں محنت اور وَقت کو

ضائع کیا؟ — یہ تھی ایک حکمران کی سوچ — کہ تمہاری اِس محنت سے اُمت کو کیا فائدہ پہنچا، تو نے اپنی محنت ضائع کی۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں، تمہاری اِن پتنگ بازیوں سے اُمت کو کیا فائدہ پہنچا؟ بیسیوں لوگوں کو پتنگ بازی کے ذریعہ تم نے ہلاک کیا، سینکڑوں کو زخمی کیا، بے حیائی اور زیادہ پھیلی اور پتہ نہیں دُنیا جہاں کے اور کیا کیا خرافات ہوتے ہیں؟ کیا یہ ترقی ہے؟ اور یہ سوچ ہے حکمرانوں کی؟ پتنگ بازی تو بچوں کا کام ہے، حدیث میں ہے:

"لزوال الدنيا أهون عند الله من قتل رجل مسلم."(۱۳)

''دنیا و مافیہا تباہ ہوجائے، اللہ کے ہاں اتنا نقصان والی بات نہیں ہے جتنا کہ ایک مسلمان شخص کے قتل ہوجانے کا نقصان ہے۔''

بیسیوں پتنگ بازی میں مرتے ہیں، اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے، اللہ محفوظ فرمائے۔

حواشی وحوالہ جات

(٥)....شرح السنة للبغوی، كتاب الايمان، باب قول الله عزوجل يوم نقول لجهنم هل امتلأت: ٤/١ ...... (٦)....البقرة:١٢٥ ...... (٧)....آلِ عمران:٢١ ......

(٨)....الفاتحة ......(٩)....المنافقون: ٨......(١٠)....المنافقون:٧

(١١)....المنافقون: ٧......(١٢)....مشكاة المصابيح: ١٠٩٢

(١٣)....سنن النسائی، كتاب المحاربة، ح:٣٩٩٢، ط:دار السلام